اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

اللہ اکبر

الہام حضرت امام جماعت احمدیہ قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ششماہی ۔سہ ماہی

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق یکم فروری ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی ناساز ہے ۔ کھانسی میں کمی نہیں ہوئی ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد و ضعف اور سلی کے باعث علیل ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؛

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شمولیت کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں ؛

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری ۔ مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب آریوں سے مناظرہ کے سلسلہ میں دہلی بھیجے گئے ہیں ؛

افسوس بابو عبد الغفور صاحب پنشنر سب پوسٹ ماسٹر متوطن ریاست کپورتھلہ ۲۸/۲۹ جنوری کی درمیانی شب بعمر ۵۶ سال وفات پا گئے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سورۂ فاتحہ میں یہودیت معاندین کے ناپاک حملوں کی پیشگوئی

منجملہ وجوہ مماثلت کے ایک یہ وجہ بھی ضروری الوقوع تھی کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت کے فقیہ اور مولوی اُن کے دشمن ہو گئے تھے ۔ اور ان پر کفر کا فتوٰے لکھا تھا اور اُن کو سخت سخت گالیاں دیتے ۔ اور ان کی اور ان کی پردہ نشین عورتوں کی توہین کرتے ۔ اور ان کے ذاتی نقص نکالتے تھے ۔ اور کوشش کرتے تھے ۔ کہ ان کو لعنتی ثابت کریں ایسا ہی اسلام کے مسیح موعود پر اس زمانہ کے مولوی کفر کا فتوے لکھیں ۔ اور اس کی توہین کریں ۔ اور اس کو بے ایمان اور لعنتی قرار دیں ۔ اور گالیاں دیں ۔ اور اس کے پرائیویٹ امور میں دخل دیں ۔ اور طرح طرح کے اس پر افترا کریں ۔ اور قتل کا فتوٰے دیں ۔ پس چونکہ یہ امت مرحومہ ہے ۔ اور خدا نہیں چاہتا ۔ کہ ہلاک ہوں ۔ اس لئے اس نے یہ دعا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کی سکھلا دی ۔ اور اس کو قرآن میں نازل کیا ۔ ․ ․ ․ ․ مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں ۔ اور یہود بھی وہ جنہوں نے حضرت مسیح کو ستایا ۔ اور دکھ دیا ۔ اور ان کا نام کافر اور لعنتی رکھا تھا ۔ اور ان کے قتل کرنے میں کچھ فرق نہیں کیا تھا ۔ اور توہین کو اُن کی مستورات تک پہنچا دیا تھا ۔ تو پھر مسلمانوں کو اس دعا سے کیا تعلق تھا ۔ اور کیوں یہ دعا سکھلائی گئی ۔ اب معلوم ہوا ۔ کہ یہ تعلق تھا ۔ کہ اس جگہ بھی پہلے مسیح کی مانند ایک مسیح آنیوالا تھا ۔ اور مقدر تھا ۔ کہ اس کی بھی ویسی ہی توہین اور تکفیر ہو ۔ لہٰذا یہ دعا سکھلائی گئی جس کے یہ معنے ہیں ۔ کہ اے خدا ۔ ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھ ۔ کہ ہم تیرے مسیح موعود کو دکھ دیں ۔ اور اس پر کفر کا فتوٰے لکھیں ۔ اور اس کو سزا دلانے کے لئے عدالتوں کی طرف کھینچیں ۔ اور اس کے پاکدامن

لاہور ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی

میاں عزیز احمد کی اپیل کے فیصلہ میں ہائی کورٹ لاہور نے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کی تعبیر کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس سلسلہ میں جو ریمارکس حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز یا حضور کے خطبہ کے متعلق کئے تھے۔ اُن کے حذف کئے جانے کی درخواست ہائی کورٹ میں دی گئی۔ جو ۲۷ر جنوری ۱۹۳۸ء کو آنریبل چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس عبدالرشید کے پیش ہوئی۔ آنریبل ججان نے پختہ پیشی ڈالدی ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈووکیٹ جنرل کے نام نوٹس جاری کیا ہے۔

احباب اس بارے میں اپنی دعائیں باقاعدہ طور پر جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۵ر اپریل ۱۹۳۸ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۷ر اپریل ۱۹۳۸ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ ضروری ہے کہ اس اعلان کی آخری تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر تمام جماعتیں باقاعدہ اپنے اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور اس کے متعلق دفتر ہذا میں باقاعدہ اطلاع بھجوائیں۔ یہ بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے۔ کہ ہر جماعت باقاعدہ ایک تحریر اس امر کی تصدیق کے لئے سکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجے۔ کہ فلاں فلاں دوست ہماری جماعت کی طرف سے اس سال کے لئے مجلس مشاورت کے نمائندے منتخب کئے گئے ہیں۔ اور نمائندگان جب مشاورت کے موقعہ پر تشریف لائیں۔ تو اس وقت بھی ایک نقل اس تصدیق کی اپنے ہمراہ لائیں۔

(نوٹ) جماعت کے امراء بحیثیت امیر ہونے کے کسی مزید انتخاب کے بغیر مجلس مشاورت کے لئے اپنی جماعت کی طرف سے نمائندہ ہو سکتے ہیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی

خلافت جوبلی فنڈ اور مخلصین جماعت احمدیہ

اس نہایت مبارک فنڈ کے متعلق ایک چٹھی معہ فارم ہائے وعدہ احباب کی خدمت میں ارسال کی جارہی ہے چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے کارکنان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اس تحریک میں خاص توجہ فرما کر احباب جماعت سے معقول وعدے لیں۔ اور جلد ارسال فرمائیں۔ بعد ازاں جلد وصولی کی کوشش فرما کر رقوم بھیجنا شروع کر دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

لالیاں میں تعمیر مسجد کے لئے فراہمی چندہ کی اجازت

جماعت احمدیہ لالیاں کی درخواست پر مقامی مسجد کی تعمیر کے لئے مبلغ تین صد روپیہ (۳۰۰) تک چندہ فراہم کرنے کی تحریری اجازت دی گئی ہے۔ یہ چندہ جماعت ہائے ضلع جھنگ و شاخ جنوبی ضلع سرگودہا کے ایسے احمدی احباب سے وصول کیا جائے گا۔ جو مرکزی چندہ باقاعدہ ادا کرنے والے ہیں۔ یعنی ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔ جس جماعت میں یا جس دوست کے پاس اس جماعت کا نمائندہ بغرض فراہمی چندہ تعمیر مسجد پہونچے۔ اس سے میری تحریری اجازت ملاحظہ کرنے کے بعد یا خذ رسید مطبوعہ بیت المال چندہ ادا کیا جائے اس چندہ کا باقاعدہ حساب مقامی جماعت کو رکھنے کی ہدائت کر دی گئی ہے۔ احباب اور جماعتیں اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال قادیان

یا بُشریٰ ھٰذا غُلَامٌ

گزشتہ سال حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے "الفضل" میں ایک نوٹ تحریر فرمایا تھا۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ آئت یٰبُشریٰ ھٰذا غُلَام کے اسرار میں سے ایک سر یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے ہاں لڑکی پیدا ہو۔ اور اس کا نام بشرےٰ رکھا جائے۔ تو اس کے بعد بفضل خدا لڑکا پیدا ہو گا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے چند مثالیں بھی پیش فرمائی تھیں۔ اس وقت میں ان کی تائید میں ایک تازہ مثال پیش کرتا ہوں ہمارے ایک احمدی بھائی خضر حسین القزق نے حیفا سے لکھا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی لڑکی کا نام بشرےٰ رکھا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے انہیں لڑکا عطا فرمایا ہے چنانچہ وہ مذکورہ بالا آئت لکھکر تحریر فرماتے ہیں۔ سیدی انی اذف الیکم ھٰذہ البشریٰ وھی من بعد ابنتی التی سمیتھا بشریٰ ان واھب الذکور والاناث رزقنی غلاما۔ میں آپ کو یہ بشارت دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے میری بیٹی کے بعد جس کا نام میں نے بشریٰ رکھا غلام (لڑکا) عطا فرمایا۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ ضرور میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔

اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہو گا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

حکومتِ پنجاب کے محکمہ آب کاری کی رپورٹ

حکومتِ پنجاب کے ایک ادارہ کا نام تو "محکمہ اطلاعاتِ پنجاب" ہے۔ لیکن اس کا کام صرف یہ ہے۔ کہ حکومت کی تائید و حمایت میں پروپیگنڈا کرتا رہے۔ یہ کوئی معیوب بات نہیں۔ بشرطیکہ پبلک کے احساسات۔ اور اس کے مفادات کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ بعض اوقات یہ سرکاری ادارہ حکومت کے کسی ایسے فعل کی ثنا خوانی بھی شروع کر دیتا ہے۔ جو پبلک کے نقطۂ نگاہ سے نہ صرف اس قابل نہیں ہوتا۔ بلکہ سخت نقصان رسان ہوتا ہے:۔

کون نہیں جانتا۔ کہ شراب اور دیگر منشی اشیار لوگوں کو مالی اور اخلاقی لحاظ سے تباہ کرنے کا بہت بڑا موجب بن رہی ہیں۔ فتنہ و فساد۔ اور لڑائی جھگڑوں میں بہت بڑے اضافہ کا باعث ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض کانگرسی حکومتوں نے ان پر اس قسم کی پابندیاں عائد کرنی شروع کر دی ہیں۔ کہ ان کا استعمال بند ہو جائے یا کم از کم اس میں بہت کچھ کمی واقعہ ہو جائے۔ پنجاب کی یونینسٹ حکومت سے بھی ہم اسی قسم کی امید رکھتے ہوئے کئی بار توجہ دلا چکے ہیں۔ اور وہ خود بھی اس کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھتی ہے چنانچہ اس نے صوبہ کی اقتصادی معاشرتی اور اخلاقی اصلاح کے متعلق جو پروگرام مرتب کیا ہے۔ اس میں انتناعِ شراب کی تجویز بھی رکھی۔ اور تجربتاً پانچ اضلاع میں اسے جاری کرنا چاہا ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ حال میں حکومتِ پنجاب نے محکمہ "آب کاری کے نظم و نسق" کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اور اس کا جو خلاصہ محکمۂ اطلاعاتِ پنجاب نے ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے پیش نظر زیادہ تر "آمدنی میں اضافہ" ہے۔ اور یہ پہلو اس کے مدنظر نہیں۔ کہ لوگوں کی اخلاقی معاشرتی اور اقتصادی حالت پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ پنجاب کے محکمہ آب کاری کے نظم و نسق کی رپورٹ بابت سال ۳۷-۱۹۳۶ء کے جو "نہایت اہم پہلو" اس مضمون میں پیش کئے گئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ:۔

۱۔ خالص آمدنی میں اضافہ ہوا۔

۲۔ واجب الوصول رقوم میں کمی واقعہ ہوئی:۔

۳۔ ان بھٹیوں کی تعداد میں جو ناجائز کشید شراب کی وجہ سے پکڑی گئیں۔ اضافہ ہوا:۔

۴۔ افیون۔ اور چرس کی جائز کھپت میں ایزادی ہوئی:۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ ان پہلوؤں سے آمدنی میں اضافہ ہوا۔ اور گزشتہ سال کی نسبت ۹۹ ہزار زائد آمدنی ہوئی۔ ان امور سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت کو اس محکمہ کی آمدنی پرست ہے۔ اور وہ اسی بات کو نظم و نسق کے اعلےٰ ہونے کا ثبوت سمجھتی ہے۔ حالانکہ اس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے۔ کہ اس سال شراب پہلے سے زیادہ استعمال ہوئی چنانچہ بتایا گیا ہے۔ کہ صوبہ میں کشید شراب کے کارخانوں نے جو جملہ اقسام کی شراب مہیا کی گئی۔ اس کی مقدار میں ۲۸۰۸- ایل۔ پی گیلن کا اضافہ ہوا اور شراب کی کل مقدار ۴۶۲۲۷۰- ایل گیلن تھی۔ گویا اس سال لوگوں کو اخلاقی۔ اور مالی لحاظ سے زیادہ نقصان اٹھانا پڑا۔ اور یہ بات یقیناً پبلک کے لئے باعث مسرت نہیں ہو سکتی۔ اور نہ وہ اس بارے میں حکومت کے نظم و نسق کو قابلِ ستائش قرار دے سکتی ہے:۔

حکومت نے جس لحاظ سے اس صیغہ کی کامیابی پیش کی ہے۔ اسی لحاظ سے ایک عجیب اصطلاح سے بھی روشناس کیا ہے۔ اور وہ ہے "جائز شراب کی کھپت" اور "ناجائز شراب کی ممانعت" بظاہر ان الفاظ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ایسی شراب ایجاد کر لی گئی ہے۔ جس کا استعمال جائز سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جائز شراب سے مراد وہ شراب ہے جس کے تیار کرنے والے حکومت کی اجازت سے اور اسے ٹیکس ادا کر کے تیار کرتے ہیں۔ اور ناجائز شراب وہ ہے۔ جو لوگ چوری چھپے بناتے ہیں۔ اس بارے میں ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر مستقبل قریب میں حکومت پنجاب شراب کی بالکل ممانعت کرنے کے قابل نہیں ہو سکتی۔ اور محکمہ آب کاری کو آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ بنائے رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔ تو کم از کم "جائز شراب" کی اصطلاح کو ترک کر دیا جائے۔ اور اس کی بجائے "سرکاری شراب" اور "غیر سرکاری شراب" کے الفاظ رکھ لئے جائیں۔ نیز اس قسم کی تحریکات سے اجتناب کیا جائے۔ کہ "مصالح دار شراب پینے والوں میں بدستور مقبول رہی"۔ کیونکہ اس طرح بھی اس مضرت رسان چیز کا دائرہ وسعت اختیار کر سکتا ہے:۔

اسی سلسلہ میں یہ بات بھی افسوسناک ہے۔ کہ سرکاری اعداد و شمار کے رو سے افیون اور چرس کی کھپت میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اس کے متعلق بھی ہم وہی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ جو پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ پبلک کے نقطۂ نگاہ سے یہ اضافہ چونکہ اخلاقی اور مالی نقصان میں اضافہ ہے۔ اس لئے موجب تفکر ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کے اضافے پیش کر کے لوگوں میں یہ خیال نہ پیدا کیا کرے۔ کہ ان منشی اشیار کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے بلکہ ان پر کڑی پابندیاں عائد کر کے ان کے استعمال کو جہاں تک ممکن ہو۔ کم کر دے۔ اور ہر سال اس قسم کے اعلان کر کے پبلک سے خراجِ تحسین وصول کرے۔ کہ اس سال ان اشیاء کے استعمال میں اس قدر کمی واقعہ ہوئی ہے۔ اس قدر لوگوں نے ان کو ترک کر دیا ہے۔ اس قدر دوکانیں بند کر دی گئی ہیں۔ بے شک اس طرح آمدنی میں کچھ کمی واقعہ ہو جائے گی۔ لیکن اس کمی کو ان فوائد کے مقابلہ میں کچھ بھی وقعت نہیں دی جا سکتی۔ جو مسکرات اور خصوصاً شراب کی ممانعت کی صورت میں لوگوں کو پہونچ سکتے ہیں:۔

اختیارات کی وسعت کا اندازہ

پنجاب اسمبلی میں ایک دفعہ پھر حال میں یہ سوال بڑے زور کے ساتھ پیش ہوا۔ کہ ارکانِ اسمبلی کو ورنیکلر زبان میں تقریر کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔ اس میں ناقابلِ عبور رکاوٹ یہ حائل ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۸۵ کے رو سے انگریزی خواں اصحاب صرف انگریزی میں ہی تقریر کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے جس قدر مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ انہیں بہت شدت کے ساتھ ارکانِ اسمبلی محسوس کر رہے ہیں۔ صدرِ اسمبلی چاہتے ہیں۔ کہ اس کی فوری ترمیم ہونی چاہیئے۔ آنریبل وزیر اعظم فرما چکے ہیں کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنے خیالات پچھلی بنچوں تک پہونچانے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔ لیکن باوجود اس کے اتنی سی بات کیلئے سب مجبور ہیں۔ اور صرف یہ قرار داد پاس کر سکے ہیں کہ وزیر اعظم برٹش گورنمنٹ کو تحریر کریں۔ کہ اس دفعہ میں ایسی ترمیم کریں۔ کہ ممبران جس زبان میں بولنا چاہیں بول سکیں۔ اس سے نئی اصلاحات میں اختیارات کی وسعت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت حقہ

پر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادات

(۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عہد خلافت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کے مطابق جب گھوڑے سے گرے اور آپ کے سر میں سخت چوٹ آئی تو ایک رات آپ کو خیال پیدا ہوا کہ ورم دل کی طرف جارہا ہے۔ اسی وقت آپ نے قلم دوات طلب فرمائی۔ اور ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اسے لفافہ میں بند کر دیا۔ پھر کچھ لفافہ پر بھی ارقام فرمایا اور شیخ تیمور صاحب کو جو آپ کی خدمت میں رہتے تھے یہ کہتے ہوئے دیا کہ اگر میری وفات ہو جائے تو اس پر جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ ان کی روایت ہے کہ اس لفافہ پر لکھا تھا۔ **علیٰ اُسوۃ ابی بکر۔ جس کا نام اس لفافہ میں ہے اس کی بیعت کرو۔** (الفضل جلد ۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۶) اور جب اسے کھول کر دیکھا گیا۔ تو اس کے اندر نام لکھا تھا **محمود احمد**

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں کہ محمود احمد کی بجائے یہ دو لفظ لکھے تھے **خلیفہ محمود** (حیات نور الدین ؓ)

بعد میں چونکہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنبھل گئی۔ اس لئے آپ نے یہ وصیت واپس لے کر پھاڑ ڈالی۔ مگر بہر حال اس سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک آپ کے بعد زمام خلافت سنبھالنے کا اہل بجز سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اور کوئی نہیں تھا ؛

(۲)

مندرجہ بالا واقعہ کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے۔ کہ انہی دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روز خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ **یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔"**

(بدر ۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء)

اب یہ بالکل واضح امر ہے۔ کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمات طیبات فرمائے۔ اس وقت ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی بائیس سالہ نوجوان تھے کیونکہ جنوری ۱۸۸۹ء میں آپ پیدا ہوئے اور جولائی ۱۹۱۰ء میں آپ اپنی عمر کا بائیسواں سال گزار رہے تھے۔ اور گو اس عمر میں آپ خلیفہ نہ ہوئے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ کے متعلق یہ پیشگوئی موجود تھی۔ کہ آپ ۲۶ سالہ عمر میں خلیفہ ہوں گے۔ مگر بہر حال یہ الفاظ فرما کر آپ نے ہر دور اندیش انسان کو بتا دیا۔ کہ میرے بعد بار خلافت انہی کے کندھوں پر ڈالا جائے گا۔ اور یہی وہ وجود ہے جو خلافت کا اہل ہے ؛

(۳)

شیخ عبدالرحمٰن مصری جو آج کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مخالفت میں انتہا کو پہونچے ہوئے ہیں جب مصر گئے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ایک خط لکھا۔ جس میں تحریر فرمایا۔ "تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آ گئے تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ بڑھا ہوا ہوگا۔ اور **اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا۔"** (الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

اسی طرح آپ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے فرمایا۔ "اگر میری زندگی میں قرآن ختم نہ ہوا تو **بعد ازاں میاں صاحب سے پڑھ لینا"** (الفضل جلد ۱۸ نمبر ۱۰۶)

(۴)

حضرت پیر منظور محمد صاحب فرماتے ہیں ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو میں مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیکھ رہا تھا۔ کہ پڑھتے پڑھتے مجھے معلوم ہوا کہ مصلح موعود حضرت میاں صاحب ہی ہیں۔ تب میں اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا مجھے آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتہ لگ گیا ہے۔ کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ **"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں۔ اور ان کا ادب کرتے ہیں"۔** پیر صاحب نے یہ الفاظ لکھ لئے اور ان کے نیچے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تصدیق کرائی چنانچہ آپ نے ان الفاظ میں تصدیق کی۔ "یہ لفظ میں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں"۔ نور الدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء

پھر حضرت پیر صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ ۱۱ ستمبر ۱۳ء کی شام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرہ کے خود بخود فرمایا۔ **"ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔ جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا"۔**

(۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تصنیف "آئینہ صداقت" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"(جلسہ سالانہ ۱۳ء) کے چند ہی دن کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح (اول) بیمار ہو گئے۔ اور آپ کی علالت روز بروز بڑھنے لگی۔ مگر ان بیماری کے دنوں میں بھی آپ تعلیم کا کام کرتے رہے۔ مولوی محمد علی صاحب قرآن شریف کے بعض مقامات کے متعلق آپ سے سوال کرتے۔ اور آپ جواب لکھواتے۔ کچھ اور لوگوں کو بھی پڑھاتے ایک دن اسی طرح پڑھا رہے تھے۔ مسند احمد کا سبق تھا۔ آپ نے پڑھاتے پڑھاتے فرمایا۔ کہ مسند احمد حدیث کی نہایت معتبر کتاب ہے۔ بخاری کا درجہ رکھتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس میں بعض غیر معتبر روایات امام احمد حنبل صاحب کے ایک شاگرد اور ان کے بیٹے کی طرف سے شامل ہو گئی ہیں۔ جو اس پایہ کی نہیں ہیں **میرا دل چاہتا تھا اصل کتاب کو علیحدہ کر لیا جاتا۔ مگر افسوس کہ یہ کام میرے وقت میں نہیں ہو سکا۔ اب شاید میاں کے وقت میں ہو جائے۔** اتنے میں مولوی سید سرور شاہ صاحب آ گئے اور آپ نے ان کے سامنے یہ بات پھر دوہرائی۔ اور کہا۔ کہ **ہمارے وقت میں تو یہ کام نہیں ہو سکا۔ آپ میاں کے وقت میں اس کام کو پورا کریں۔** یہ بات وفات سے دو ماہ پہلے فرمائی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کا منشا یہی تھا۔ کہ آپ کے بعد خلفاء کا سلسلہ چلیگا۔ اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ اس مقام پر آپ کے بعد مجھے کھڑا کرے گا۔" (صفحہ ۱۷۱)

(۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی غلام حسین صاحب عارف والا ضلع منٹگمری کا حلفیہ بیان ہے:۔ کہ

"خاکسار کو رویاء میں دکھایا گیا۔ کہ چاند آسمان سے ٹوٹ کر حضرت ام المومنین کی جھولی میں آ پڑا ہے۔ پھر دوسری رویاء میں دکھایا گیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ ان کی نصرت ہوگی۔ اور اس پر وحی بھی نازل ہوگی۔ یہ دونوں خوابیں میں نے لکھ کر حضرت خلیفۂ اوّل کے حضور بھیج دیں۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ "آپ کی خوابیں مبارک ہیں" پھر جب میں قادیان جلسہ سالانہ پر گیا۔ تو علیحدگی میں بندہ نے روبرو میاں عبدالحی صاحب مرحوم حضرت خلیفۂ اوّل سے عرض کیا کہ یا حضرت جو خوابیں میں نے آپ کو تحریر کی تھیں اُن سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے بعد میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ہوں گے۔ حضرت خلیفۂ اوّل اور میاں عبدالحی صاحب مرحوم چارپائی پر بیٹھے تھے۔ اور میں نیچے پیڑھی پر بیٹھا تھا۔ حضور نے جھک کر مجھ کو فرمایا:۔ **"اسی لئے اس کی ابھی سے مخالفت شروع ہوگئی ہے"** پھر میں نے عرض کیا۔ یا حضرت۔ سچے کا نشان بھی یہی ہوتا ہے۔ کہ اس کی مخالفت ہو۔ آپ نے فرمایا۔ "ہاں سچے کا یہی نشان ہوتا ہے"

(الفضل جلد ۲۵ - نمبر ۱۹۲)

(۷)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ثبوت میں ایک دلیل اہل السنت والجماعت کی طرف سے یہ پیش کی جاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں اپنی بیماری کے ایام میں مسجد نبوی میں اپنی جگہ نمازیں پڑھانے کا حکم دیا۔ بعینہٖ یہی دلیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت کے ثبوت میں بھی موجود ہے۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی بیماری کی وجہ سے آپ کی جگہ جمعہ بھی اور دیگر نمازیں بھی آپ کے حکم کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی پڑھایا کرتے تھے۔

(آئینۂ صداقت صفحہ ۱۷۹)

(۸)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سیدہ امۃ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر فرمایا:۔

"حضرت خلیفۂ اوّل کی وفات کے بعد میرا منشاء نہیں تھا۔ کہ میں عورتوں میں درس دیا کروں لیکن میں سمجھتا ہوں۔ کہ بہت ہی بڑی ہمت کا کام ہے۔ کہ ایسے عظیم الشان والد کی وفات کے تیسرے روز ہی امۃ الحی نے مجھ کو رقعہ لکھا۔ اس وقت میری اُن سے شادی نہیں ہوئی تھی۔ کہ مولوی صاحب مرحوم اپنی زندگی میں ہمیشہ عورتوں میں قرآن کریم کا درس دیا کرتے تھے۔ اب آپ کو خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ **حضرت مولوی صاحب نے اپنی آخری ساعت میں مجھے وصیت فرمائی۔ کہ میرے مرنے کے بعد میاں سے کہدینا۔ کہ وُہ عورتوں میں درس دیا کریں** اس لئے میں اپنے والد صاحب کی وصیت آپ تک پہونچاتی ہوں۔ وُہ کام جو میرے والد صاحب کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کو جاری رکھیں" (الفضل نمبر ۶۸ - جلد ۱۲)

یہ کلمات اُس عظیم الشان انسان کے ہیں جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا تھا۔ کہ **یَتَّبِعُنِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرِیْ کَمَا یَتَّبِعُ حَرَکَۃُ النَّبْضِ حَرَکَۃَ التَّنَفُّس** (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۶) وُہ میری ہر بات میں اسی طرح اتباع کرتا ہے جس طرح نبض حرکتِ قلب کی اتباع کرتی ہے

پھر یہ کلمات اس مقدس انسان کے ہیں جس کے متعلق آپ نے یہ بھی فرمایا۔ **ولا شک انّہٗ یستورد من انوار مشکوٰۃ النبوۃ ویاخذ نوراً من نور النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمناسبۃ شان الفتوۃ** (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۸۴) کہ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ وُہ چشمۂ نبوت کے انوار سے نور حاصل کرتا۔ اور۔ اور اپنی شان بلند کے مناسب حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار اپنے اندر جذب کرتا ہے۔ کیا اس قدر زبردست شاہد کی یہ اٹھ شہادتیں اس امر کا قطعی۔ اور یقینی ثبوت نہیں۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں اور آپ کی خلافت۔ خلافتِ آسمانی ہے اگر یقیناً اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر کس قدر جھوٹے اور ناپاک وُہ لوگ ہیں۔ جو آپ کے عزل کے امکانات پر بحث کرتے۔ اور جماعت کے شیرازہ کو منتشر کرنے میں کوشاں ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں اپنے مذموم مقاصد میں ناکام و نامراد کرے:۔

پتنگ بازی کے ضرر رساں اثرات

بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ وُہ اپنی ذات میں خراب۔ اور بُری نہیں ہوتیں یا کم از کم ضروری نہیں۔ کہ وُہ خراب ہوں مگر اپنے ماحول کے لحاظ سے ان کا اثر بہت بُرا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے جو انسان کی روحانی حالت کے علاوہ اس کی اخلاقی۔ اور تمدنی حالت کی بھی اصلاح کرتا ہے۔ یہ تعلیم دی ہے۔ کہ لغو۔ اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے مومن کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ **وَهُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ**۔ یعنی وُہ ایسی باتوں سے جو لغو۔ اور بے فائدہ ہوں۔ اعراض کرتے ہیں۔ اور ان سے بچتے ہیں:۔

پس ایک مومن کا فرض ہے۔ کہ وُہ اسلام کی اس تعلیم کو مدنظر رکھتے ہُوئے تمام ایسے امور سے الگ رہے جو بے فائدہ اور فضول ہوں۔ اور نہ صرف یہ کہ وُہ خود ہی ان امور سے الگ رہے بلکہ اپنی اولاد۔ اور زیر اثر لوگوں کو بھی ان سے الگ رکھنے کی پوری پُوری کوشش کرے:۔

(۱) پتنگ بازی بھی ایسے اُمور میں سے ہے۔ کہ گو اس کی ذات میں بظاہر کوئی خرابی نہ ہو۔ مگر اوّل تو بظاہر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دُوسرے وُہ اپنے ماحول کے لحاظ سے سخت ضرر رساں اثر رکھتی ہے۔ اور خراب سوسائیٹی کی وجہ سے بچوں کے اخلاق پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ جو بچے اس قسم کا شوق رکھتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی تربیت اور اخلاق اچھے نہیں ہوتے۔ اور جب ایک اچھی تربیت والا بچہ اس شغل کو اختیار کرے گا تو لازماً اپنے ماحول کا بُرا اثر اُس پر بھی ہوگا۔ اور اس طور پر اس کے اخلاق اور تربیت میں ایک نقص پیدا ہو جائے گا:۔

(۲) پتنگ بازی کی وجہ سے دوسری خرابی جسمانی نقصان ہے۔ چونکہ اس کھیل میں شدید انہماک ہوتا ہے۔ اس لئے جو بچے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر پتنگ بازی کرتے ہیں۔ بسا اوقات وُہ چھت سے نیچے گر کر زخمی ہو جاتے ہیں۔ اور بعض صُورتوں میں یہ نقصان مہلک نتیجہ پیدا کرنے کا موجب بھی ہوتا ہے۔ ایسا ہی میدانوں میں پتنگ بازی کرتے ہُوئے بعض بچے اپنے انہماک میں کسی تالاب وغیرہ میں گر کر نقصان اٹھاتے ہیں:۔

(۳) پتنگ بازی کی وجہ سے تیسری خرابی جو پیدا ہوتی ہے وُہ وقت کا ضائع ہوتا ہے۔ چونکہ اس کھیل میں ایک شدید انہماک پایا جاتا ہے۔ اور عموماً ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کی صورت ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو بچے اس شغل کو اختیار کرتے ہیں۔ اُن کا بہت سا وقت اس میں ضائع ہو جاتا ہے۔ وُہ اس انہماک میں وقت پر کھانا کھانے تک بھول جاتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنی تعلیم۔ اور نمازوں۔ اور دوسری نیکیوں کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جس کا اثر آئندہ زندگی پر بہت بُرا ہوتا ہے:۔

چوتھی خرابی اس کی وجہ سے یہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ پتنگ بازی میں بچے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو زک دینے کے لئے پتنگ کے دھاگوں کو کاٹنا چاہتے ہیں۔ اس مقابلہ کی صورت میں بعض اوقات آپس میں لڑائی کی نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اور بسا اوقات یہ بچوں کی لڑائی انتہا پائی بڑوں کی لڑائی بن جاتی ہے۔ اور آپس کے انشقاق وافتراق کا باعث ہوتی ہے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ پتنگ بازی کا شغل بہرحال ایک لغو کام ہے جس کے کرنے میں کوئی فائدہ ملحوظ نہیں ہوتا اور مذکرہ بالا خرابیاں مزید براں اس سے لاحق ہوتی ہیں۔ پس ایک لغو اور بےفائدہ کام سے انسان کو بہرحال پرہیز کرنا اور بچنا چاہیئے۔ اور والدین نیز بچوں کے سرپرستوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اس لغو اور باطل شغل سے بچوں کو بچائیں اور اس کی بجائے کسی مفید کھیل یا کام میں انہیں لگائیں۔ اس طور پر جہاں بچے پتنگ بازی کی خرابیوں سے محفوظ رہیں گے۔ وہاں کسی مفید کام کے اختیار کرنے کی وجہ سے اپنی زندگی کو بھی بہتر بنا سکیں گے۔

چونکہ آج کل یہ مرض زیادہ ہو رہا ہے۔ اور بدقسمتی سے خود قادیان میں بھی داخل ہو چکا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ بچوں اور ان کے والدین کو متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی بچوں کو اس نقصان دہ اور لغو کھیل سے کلی پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور احمدی والدین کو چاہیئے کہ اس کے متعلق اپنے بچوں کی نہ صرف نگرانی کریں۔ بلکہ اس کے مضر رساں اثرات سمجھا کر ان کے دلوں میں اس سے نفرت پیدا کر دیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے دوستوں کے ساتھ ہو آمین

ممکن ہے کہ بعض فلسفی مزاج اصحاب پتنگ بازی میں بعض فوائد دیکھتے ہوں مثلاً یہ کہ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔ اور دشمن کے ساتھ مقابلہ کرنے کا ڈھنگ آتا ہے وغیرہ ذالک ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اول تو یہ فوائد غالباً موہوم ہیں۔ دوسرے کسی چیز کو صرف اس لئے اختیار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ اس میں کوئی فائدہ کا پہلو بھی ہے۔ بلکہ قرآنی تعلیم اثمهما اكبر من نفعهما کے ماتحت یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ کسی چیز کے فائدہ کا پہلو بھاری ہے یا نقصان کا۔ اور صرف اس صورت میں کسی چیز کو اختیار کرنا چاہیئے کہ اس کے فائدہ کا پہلو بھاری ہو۔ اور پتنگ بازی کے مذکورہ بالا نقصانات کے پیش نظر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کا کوئی موہوم فائدہ اس کے نقصانات پر غالب ہے۔ علاوہ ازیں مجھے یہ قطعی طور پر یاد ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پتنگ بازی کو بہت برا سمجھتے تھے۔ اور بچوں کو بڑی سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اور ایک احمدی کے لئے یہ دلیل کافی ہونی چاہیئے۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

شرائط و قواعد وقف زندگی

(۱) یہ شرائط و قواعد اب دفتر تحریک جدید میں طبع کروا لئے گئے ہیں۔ جو ان تمام احباب کو جن کی درخواست ہائے وقف زندگی موصول ہوئی ہیں برائے تکمیل بھیجے جارہے ہیں۔ (۲) تحریک جدید کے دوسرے دور کے لئے آئندہ جو دوست اپنی درخواست وقف زندگی پیش کرنے کے خواہشمند ہوں وہ مندرجہ بالا فارم دفتر سے منگوا لیں۔ (۳) درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء ہے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

"تذکرہ" پر غیر مبایعین کے اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور حملہ

جناب مولوی محمد علی صاحب کی عادت ہے۔ کہ ان کے خطبہ کا موضوع اور عنوان کچھ بھی ہو۔ "قادیانی دوستوں" کا ذکر لے آتے ہیں۔ یہ عادت اس قدر راسخ ہو چکی ہے۔ کہ شائد ہی کوئی خطبہ "قادیانی دوستوں" کے ذکر سے خالی ہو۔

مولوی صاحب نے سات جنوری کو ایک خطبہ دیا جس میں "زندگی کو سادہ بناؤ" کا حکم جاری کرتے ہوئے "قادیانی غلو کا نیا شاہکار" کے عنوان سے یہ بھی فرما دیا۔ کہ

"انہوں نے تذکرہ کے نام سے ایک کتاب مرتب کی ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود کے الہامات جمع کئے گئے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اس کو کیا مرتبہ دینے کا منشا رکھتے ہیں۔ یوں تو انہوں نے یہاں تک جرأت کی ہے کہ کہدیا کہ خدا کی تمام وحی کا ایک ہی مرتبہ ہے۔ یعنی خدا کا سب کلام ایک ہی درجہ اور مرتبہ رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ سخت نافہمی اور جہالت کی بات ہے"

(پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء)

گویا جناب مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو جمع کر دینا" قادیانی غلو کا نیا شاہکار ہے۔ بلکہ بقول مولوی صاحب بہائیوں کی نقل ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کے متفرق مضامین کو جمع کر دیا جائے۔ تو اہل پیغام کیلئے مسرت کا مقام ہے۔ لیکن اگر اہل قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو جمع کر دیا۔ تو غلو کا نیا شاہکار بن گیا؟ مولوی صاحب نے جوش عداوت میں "تذکرہ" کو تو "غلو کا نیا شاہکار" کہدیا۔ لیکن انہیں یاد نہ رہا۔ کہ اگر یہ غلو ہے۔ تو اس کی ابتداء خلافت اولیٰ کے آخری ایام میں ایک سرکردہ غیر مبائع بابو منظور الٰہی صاحب نے ہی کی تھی۔ اور "البشریٰ" نامی کتاب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو جمع کرنے کا انتظام کیا تھا۔ کیا یہ کام اس وقت غلو نہ تھا؟ اگر مولوی صاحب بھول گئے ہیں۔ تو میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ خلافت ثانیہ کے آغاز میں اخبار "پیغام صلح" نے بارہا "مکمل مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کا اعلان شائع کیا۔ بلکہ بار بار لکھا۔ کہ فتنہ سے بچنے کے لئے ان (الہامات) کا مطالعہ ضروری ہے" (۲۰ اپریل ۱۹۱۴ء وغیرہ)

تعجب ہے کہ جب غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو جمع کریں۔ تو ان کا مطالعہ فتنہ سے بچانے والا ہو۔ اور جب اہل قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات جمع کر کے شائع کریں تو اسے مولوی محمد علی صاحب "قادیانی غلو کا نیا شاہکار" قرار دیں۔ کیا روئے زمین پر کوئی بھی عقلمند اہل پیغام کے اس غیر معقول طریق کو درست قرار دے سکتا ہے؟

۱۹۱۲ء میں بابو منظور الٰہی صاحب نے (جو آج کل غیر مبایعین کے بڑے رکن ہیں) رسالہ "البشریٰ" (یعنی خوشخبری جو انجیل کے ہم معنی ہے) مرتب کیا۔ اور اس کے دیباچہ میں وجہ تالیف کے ذکر پر لکھا:-

"ان اختلافات کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنا ایک رسول امت محمدیہ میں سے ہمارے زمانہ میں مبعوث کیا۔ جس نے حکم بن کر اختلافات کے کوڑے کرکٹ کو مسلمانوں کی دینی

اور دنیوی ترقی کے راستہ سے بالکل ہٹا دیا۔ لیکن مسلمان ہیں کہ علماء سوء کی پیروی میں خدا کے مقرر کردہ حکم سے بھی منکر ہو بیٹھے۔ زمین آسمان نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ زمانہ کی ضرورت نے اس کا سچا ہونا ثابت کردیا اور سب سے بڑھکر اس کی تعلیم پیشگوئیوں کی سچائی نے اس کے صداقت دعویٰ پر مہر کردی۔ اب جبکہ حسب فرمانِ الٰہی اس عظیم الشان انسان کا رفع الی اللہ ہوچکا ہے۔ اور ہم ہر روز اس کی آئندہ زمانہ میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ ہمارا فرض اولین ہے۔ کہ ہم ان تمام نشانات الٰہی کو دنیا کے سامنے رکھ کر نیکدل انسانوں کو اس کی قبولیت پر آمادہ کریں۔

اندریں حالات جناب مولوی محمد علی صاحب سے بادب عرض ہے کہ آپ کو آج "تذکرہ" کیوں خار کی طرح کھٹک رہا ہے۔ اور کیوں آپ اسے عداوتِ محمود میں "قادیانی غلو" قرار دے رہے ہیں؟ ہمارا صرف یہی "قصور" ہے۔ کہ ہم آج بھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں۔ جس طرح غیر مبایعین بھی ۱۹۱۲ء میں بلکہ مارچ ۱۹۱۴ء تک مانتے رہے ہیں۔ اور ہم آج بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور نشانات کو دنیا کے نیک دل لوگوں کے سامنے پیش کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ جس طرح غیر مبایعین میں سے بعض ۱۹۱۲ء تک سمجھتے رہے ہیں۔

پس اگر یہ "قادیانی غلو" ہے۔ تو یہ ابتداً سے ہی ہوتا آیا ہے۔ اسے "نیا شاہکار" قرار دینا بہت بڑا کذب ہے۔

کیا یہ بہتر نہ تھا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب صاف کہتے کہ بے شک جب تک ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول مانتے تھے۔ اس وقت تک تو آپ کے الہامات کو جمع کرنا اولین فرض اور ان کا مطالعہ کرنا فتنہ سے بچنے کے لئے ضروری تھا۔ مگر آج جبکہ ہم حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت سے منکر ہو بیٹھے ہم نے قادیان کی بجائے لاہور کو مرکز قرار دے لیا۔ تو کسی کے لئے کیونکر جائز ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کو جمع کرے۔ اور انہیں تذکرہ کے نام سے شائع کرے؟

میں کہتا ہوں کہ اس مجموعہ الہامات میں آپ کے لئے نصیحت تھی۔ اس تذکرہ نے لاہوری فریق کو یاد دلا دیا تھا۔ کہ آپ لوگ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول مانتے تھے۔ حضور کے الہامات کو جمع کرکے شائع کرتے تھے۔ جب تم نے تبدیلی عقیدہ کرلی تو تمہارا عمل بھی بدل گیا۔ اور تم اب مجموعہ الہامات کو شائع کرنے والوں کو غلو کے مرتکب قرار دینے لگ پڑے۔

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب

میرے نزدیک اس مجموعہ کا نام تذکرہ رکھا جانا غیر مبایعین کے لئے سبق آموز ہے۔ آج مولوی محمد علی صاحب مجموعہ الہامات کو دیکھکر "قادیانی غلو کا نیا شاہکار" قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے عہد سعادت مہد میں اخبار بدر میں یہ الفاظ نظر آتے ہیں:۔

"اس بات کی ضرورت نہایت سختی کے ساتھ محسوس کرتا ہوں کہ آپ کے الہامات کو یکجا کیا جائے۔ تاکہ آئے دن جو نشانات ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ وہ جہاں ہمارے لئے موجب ازدیاد ایمان و عرفان ہوتے ہیں۔ وہاں مخالفین کیلئے حجت تو یہ ہو سکیں۔ بعض اوقات کوئی الہام یا کشف یاد آجاتا ہے۔ مگر تاریخ وغیرہ کے حوالے کیلئے ملتا نہیں۔ اور پھر بہت دقت پیش آجاتی ہے۔ اس لئے یہ مجموعہ جس قدر جلدی چھپ جائے میرے خیال میں بہت مفید ہے"

(۳۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

کیوں نہ اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا۔ کہ یہ کیا غضب ہونے لگا ہے کیوں "غلو کا شاہکار" تیار کرنے پر آمادہ ہو؟ بلکہ خود مولوی صاحب کی آنکھوں کے سامنے "البشریٰ" کے نام سے وہ مجموعہ چھپ بھی گیا۔ اور اہل پیغام نے فروخت کیا۔ پس آج "تذکرہ" کو "قادیانی غلو کا نیا شاہکار" قرار دینا بتلاتا ہے۔ کہ ان دنوں مولوی محمد علی صاحب قادیان کی ہر چیز کو خطرناک بغض کی آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو جمع کرکے شائع کیا جائے ورنہ بتایا جائے۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ احادیث کے جمع کرنے پر مولوی صاحب کو اعتراض نہیں۔ بعض صلحاء امت کے "مکتوبات" کو جمع کرنے کا نام آپ "غلو کا شاہکار" نہیں رکھتے۔ لیکن آپ کو اعتراض ہے یا آپ "غلو کا شاہکار" قرار دیتے ہیں۔ تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجموعہ الہامات کو۔ آخر کیوں؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل شدہ کلام ربانی کا اتنا درجہ بھی نہیں جتنا ایک مجدد کے مکتوبات کا ہوتا ہے؟ افسوس مولوی محمد علی صاحب نے اعتراض کرتے وقت انصاف سے بالکل کام نہیں لیا۔

اسی سلسلہ میں مولوی محمد علی صاحب نے اہل قادیان کے متعلق دوسری بات یہ فرمائی ہے کہ:۔

"انہوں نے یہاں تک جرأت کی کہ دیا کہ خدا کی تمام وحی کا ایک ہی مرتبہ ہے۔ یعنی خدا کا سب کلام ایک ہی درجہ اور مرتبہ رکھتا ہے۔ حالانکہ یہ سخت ناقہمی اور جہالت کی بات ہے"

بے شک ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ خدا کی تمام وحی باعتبار کلام الٰہی ہونے کے ایک ہی مرتبہ پر ہے۔ جس طرح خدا کے تمام رسول باعتبار نفس رسالت ایک ہی حیثیت رکھتے ہیں۔ لانفرق بین احد من رسلہ۔ ہاں نفس وحی میں فرق نہ مانتے ہوئے ہم وحی تشریعی اور وحی غیر تشریعی کے قائل ہیں۔ مامور اور غیر مامور کی وحی میں بلحاظ دائرہ اثر فرق مانتے ہیں اگر مولوی محمد علی صاحب کی یہ مراد ہے کہ ہم تشریعی اور غیر تشریعی وغیرہ اقسام وحی کے منکر ہیں۔ یا ہم مامور اور غیر مامور کی وحی میں کسی قسم کا فرق نہیں مانتے تو یہ محض افترا ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے۔ کہ اہل قادیان خدا کے تمام ماموروں کی وحی کو یکساں طور پر قابل حجت، اور بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایک ہی مرتبہ پر مانتے ہیں تو یہ بالکل درست ہے۔ اس کو جہالت کہنا اپنی ناقہمی پر مہر کرنا ہے۔ درحقیقت جس چیز کو مولوی محمد علی صاحب بزعم خویش "ناقہمی اور جہالت" کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ اہل قادیان خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو حجت سمجھتے اور نفس وحی ہونے میں گذشتہ وحیوں کے ہم مرتبہ یقین کرتے ہیں اس عقیدہ کو "ناقہمی اور جہالت" قرار دے کر مولوی محمد علی صاحب نے دانستہ طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توہین کی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

(الف) "اس کی پاک وحی پر میں ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتابوں پر۔ مجھے ہر روز تسلی دیتی رہی"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۳)

(ب) آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(ج) آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

نزول المسیح ص۹۹-۱۰۰

اپنی وحی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قطعی اور یقینی ایمان ہے۔ اور جماعت احمدیہ اسی ایمان پر قائم ہے اور قائم رہیگی انشاء اللہ۔ اگر بقول مولوی محمد علی صاحب یہ "ناقہمی" ہے تو ان

مصری پارٹی کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ کی سماعت

گورداسپور ۲۹ جنوری ۱۹۳۸ء شیخ مصری اور اس کے تین ساتھیوں پر پولیس نے زیر دفعہ ۱۰۷ جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے آج اے۔ ڈی۔ ایم صاحب کی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی۔ اور مندرجہ ذیل شہادات کے بعد ۱۶ فروری ۱۹۳۸ء تاریخ مقرر کی گئی ۔

بیان ارحمٰن داس کانفیڈنشل کلرک دفتر پولیس

فیروز الدین ہیڈ کانسٹیبل نے قادیان سے اشتہار فحش کا مرکز کی جو نقل بھیجی تھی۔ وہ میں نے تلاش کی ہے نہیں ملتی (کورٹ سب انسپکٹر نے مصری کے وہ اشتہارات پیش کرنے چاہے جو اس نے دسمبر ۱۹۳۷ء میں شائع کئے ہیں۔ مگر اس کے وکیل نے اعتراض کیا۔ کہ یہ پیش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ مقدمہ دائر ہونے کے بعد کے ہیں۔ عدالت نے یہ اعتراض نوٹ کر لیا۔ اور کہا کہ مجھے چونکہ اس اعتراض سے اتفاق ہے۔ اس لئے یہ اشتہار پیش نہیں ہو سکتے)

بجواب جرح۔ میں ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء سے کلرک ہوں۔ قادیان میں جسقدر پوسٹر لگتے ہیں۔ ان کی نقول آجاتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ یہ اشتہار فحش کا مرکز آیا تھا۔ اس اشتہار کی ایک نقل میں عدالت میں بمقدمہ عزیز احمد پیش کر چکا ہوں۔ مجھے ٹھیک یاد نہیں۔ کہ اس پوسٹر کے ایک دو روز بعد ایک اور پوسٹر ایک خطرناک غلطی کا ازالہ کے عنوان سے قادیان سے آیا یا نہیں۔ ریکارڈ دیکھ کر شائد بتا سکوں

بیان فیروز الدین ہیڈ کانسٹیبل

قادیان میں دستی پوسٹر جو لگتے ہیں ان کو نقل کر کے بھیجنا میرے فرائض میں ہے۔ اور میں وہ نقل S.P. کو بھیجتا ہوں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ۹/۵ کو ایک اشتہار فحش کا مرکز فخر الدین ملتانی نے لگایا تھا۔ اور میں نے اس کی نقل کر کے بھیجی تھی۔ یہ نقل جو مجھے دکھائی گئی ہے۔ یہ اس کی صحیح نقل ہے۔ یہ پوسٹر اس نے بحیثیت سکرٹری مجلس احمدیہ قادیان شائع کیا تھا۔ اور اس کے نیچے یہ الفاظ درج تھے۔

بجواب جرح۔ یہ اشتہار دن کے وقت لگا تھا۔ جب میں نے اسے نقل کیا وہ صحیح سالم تھا۔ بہت لوگ اسے پڑھ رہے تھے۔ ہندو مسلمان سب پڑھ رہے تھے۔ میں نے فخر الدین سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ یہ اس نے شائع کیا ہے۔ یا کسی اور نے۔ مگر میں اس کا خط پہچانتا ہوں۔ اور یہ اسی کا تھا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس کے بعد بھی اس کا کوئی اشتہار لگا یا نہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دستی پوسٹر ایک خطرناک غلطی کا ازالہ بھی لگا تھا۔ اس کی نقل کی تھی اور S.P. کو بھیجی تھی۔ میں صرف پوسٹر کی نقل ہی بھیجا کرتا ہوں۔ کوئی رپورٹ اس کے ساتھ نہیں بھیجتا۔ یہ نقول انچارج پولیس چوکی قادیان کی معرفت بھیجتا ہوں ۔

بیان حافظ محمد شفیع صاحب سب انسپکٹر پولیس بٹالہ

میں تھانہ بٹالہ میں نومبر ۱۹۳۶ء سے انچارج ہوں۔ اور اسی وقت سے اکثر قادیان جاتا رہتا ہوں۔ میں مصری اور اس کے تینوں ساتھیوں کو جانتا ہوں۔ یہ پہلے جماعت احمدیہ کے سرگرم ممبر تھے۔ ان کے اور جماعت کے تعلقات مئی یا جون ۱۹۳۷ء میں خراب ہو گئے ہیں۔ فخر الدین ملتانی جو مر چکا ہے۔ میں اسے جانتا تھا۔ وہ بھی ان کے ساتھ تھا۔ جماعت سے علیحدہ ہونے کے بعد فخر الدین ملتانی اور شیخ مصری نے خلیفہ صاحب کے خلاف پوسٹر شائع کرنے شروع کر دیئے تھے۔ چونکہ مجھے ان سے نقض امن کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں نے یہ استغاثہ دائر کر دیا۔

بجواب جرح:۔ میں نے یہ استغاثہ ۳۷-۸-۱۳ کو ڈپٹی کمشنر کے پیش کیا تھا۔ فخر الدین ملتانی ۸/۱۳ کو مر گیا تھا۔ اس کے ساتھ عبد العزیز پر بھی حملہ ہوا تھا اور وہ ہسپتال میں تھا۔ اور اس کے بعد بھی دس پندرہ روز وہاں رہا تھا ان سے آئندہ نقض امن کا اندیشہ تھا۔ ان میں سے کسی نے کسی پر حملہ کی کوشش نہیں کی تھی۔ محمد صادق کی طرف سے شائع شدہ کوئی نوٹس میرے علم میں نہیں آیا۔ ان کی پارٹی جون میں قائم ہوئی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ مجھے کوئی شکایت کسی احمدی کی طرف سے موصول ہو۔ کہ ان لوگوں سے ہمیں خطرہ ہے۔

اس پر استغاثہ کی شہادات ختم ہو گئیں۔

بیان شیخ مصری

میں قادیان کی مجلس احمدیہ کا امیر ہوں۔ میں تحریری بیان داخل کروں گا پوسٹر ایگزبٹ P.A. اور P.G. میری طرف سے ہیں۔

بیان عبد العزیز

میری طرف سے کوئی اشتہار شائع شدہ نہیں۔ اور میں تحریری بیان داخل کرتا ہوں۔

بیان محمد صادق

میں آج کل امرتسر میں ملازم ہوں میری طرف سے کوئی اشتہار شائع نہیں ہوا۔

بیان عبد الرب

میں آج کل امرتسر میں ملازم ہوں۔ میری طرف سے کوئی اشتہار نہیں ہے۔

آخر میں شیخ مصری نے ایک درخواست پیش کی۔ کہ الفضل کے نامہ نگار نے گذشتہ ایام کی سماعت کی کارروائی صحیح طور پر درج نہیں کی۔ اس لئے اسے ہدایت کی جائے کہ رپورٹ درست درج کرایا کرے۔ غلط رپورٹ سے مقدمہ پر برا اثر پڑتا ہے۔ عدالت نے کہا۔ کہ یہ درخواست قانونی حوالہ جات کے ساتھ پیش ہونی چاہیئے۔ اس کے بغیر اس پر غور نہیں کیا جا سکتا اور کارروائی ختم ہونے کے بعد ہدایت کا موقعہ ہی کیا ہے۔ شیخ ارشد علی صاحب احمدی وکیل بھی عدالت میں موجود تھے انہوں نے کہا۔ کہ آج روئداد قلمبند کی گئی ہے۔ وہ عدالت اگر چاہے تو ابھی دیکھ سکتی ہے۔ کہ بالکل صحیح ہے

جماعت احمدیہ تاروانگال کا کامیاب جلسہ

انجمن احمدیہ تاروا کا سالانہ جلسہ ۲۳ جنوری ۱۹۳۸ء کو منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہندو مسلمان احمدی غیر احمدی اطراف و جوانب سے کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب سب ڈپٹی کلکٹر صدر جلسہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مولانا ظل الرحمٰن صاحب مبلغ دعوت و تبلیغ نے نبوت فی الاسلام پر مولوی سید سعید احمد صاحب نے علامات زمانہ مسیح موعود پر مولوی اوصاف علی صاحب وکیل برہمن بڑیہ نے کرشن اوتار کی دوبارہ آمد پر مولوی حیدر علی صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام پر اور مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے احمدیت کی کامیابی پر تقاریر کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ بعض غیر احمدی سمجھدار لوگ جلسہ کے بعد بھی کہا ہے [illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء پر بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۸۳۷- اللہ دتا صاحب سیالکوٹ
۱۸۳۸- غلام حسن صاحب ״
۱۸۳۹- مرزا یاسین بیگ صاحب ״
۱۸۴۰- سردار خاں صاحب ״
۱۸۴۱- محمد یعقوب صاحب گورداسپور
۱۸۴۲- بشیر احمد صاحب سیالکوٹ
۱۸۴۳- غلام رسول صاحب ״
۱۸۴۴- اسمٰعیل صاحب ״
۱۸۴۵- شکردین صاحب ״
۱۸۴۶- ایک صاحب راولپنڈی
۱۸۴۷- محمد الدین صاحب شیخوپورہ
۱۸۴۸- عبدالستار صاحب ریاست نابھہ
۱۸۴۹- مولوی گل محمد صاحب لائل پور
۱۸۵۰- محمود احمد صاحب ریاست نابھہ
۱۸۵۱- محمد الدین صاحب شیخوپورہ
۱۸۵۲- فضل الکریم صاحب گجرات
۱۸۵۳- اسمٰعیل صاحب سیالکوٹ
۱۸۵۴- گل محمد صاحب ڈیرہ غازیخاں
۱۸۵۵- عبدالعزیز صاحب نابھہ
۱۸۵۶- رحمت اللہ صاحب ״
۱۸۵۷- نور محمد صاحب گوجرانوالہ
۱۸۵۸- غلام قادر صاحب گجرات
۱۸۵۹- محمد رمضان صاحب ״
۱۸۶۰- عطاء اللہ صاحب ״
۱۸۶۱- عبدالکریم صاحب ریاست نابھہ
۱۸۶۲- شیر احمد صاحب ״
۱۸۶۳- عبدالسمیع صاحب ״
۱۸۶۴- رشید احمد صاحب ریاست کپورتھلہ
۱۸۶۵- نواب الدین صاحب ضلع لاہور
۱۸۶۶- مسماۃ زینب صاحبہ کپورتھلہ
۱۸۶۷- ״ نور بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۸۶۸- ״ فتح بی بی صاحبہ کپورتھلہ
۱۸۶۹- ״ خورشید بیگم صاحبہ سیالکوٹ

۱۸۷۰- مسماۃ زینب بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۸۷۱- ״ مریم بیگم صاحبہ علیگڑھ
۱۸۷۲- ״ سکینہ بیگم صاحبہ شاہجہانپور
۱۸۷۳- ״ حمیدہ بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۸۷۴- ״ سکینہ بیگم ״ بنت برکت علی سیالکوٹ
۱۸۷۵- ״ فاطمہ بی بی صاحبہ ״
۱۸۷۶- ״ زہرہ صاحبہ ہوشیارپور
۱۸۷۷- ״ ارشاد بیگم صاحبہ جہلم
۱۸۷۸- ״ رحمت بی بی ״ سیالکوٹ
۱۸۷۹- ״ عائشہ بی بی ״ جہلم
۱۸۸۰- ״ کنیز فاطمہ صاحبہ بنارس
۱۸۸۱- ״ بدرالنساء صاحبہ ہردوئی
۱۸۸۲- ״ زینت النساء ״ بنارس
۱۸۸۳- ״ مہرالنساء ״ ״
۱۸۸۴- ״ حمیدہ صاحبہ دہلی
۱۸۸۵- ״ رحیم بی بی صاحبہ لائل پور
۱۸۸۶- ״ غلام صغرا صاحبہ شاہ پور
۱۸۸۷- ״ خدیجہ صاحبہ شاہ پور
۱۸۸۸- ״ عقیلہ خاتون صاحبہ بریلی
۱۸۸۹- ״ محبوبہ خاتون ״ دہلی
۱۸۹۰- ״ انتخاب بانو ״ بریلی
۱۸۹۱- ״ لطیفن صاحبہ پیٹالہ
۱۸۹۲- مسماۃ حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۸۹۳- مسماۃ خورشید بیگم صاحبہ گوجرانوالہ
۱۸۹۴- مسماۃ نور بی بی صاحبہ جھنگ
۱۸۹۵- مسماۃ سردار بیگم صاحبہ جھنگ
۱۸۹۶- مسماۃ محمد بی بی صاحبہ سیالکوٹ

۱۸۹۷- مسماۃ امام بی بی صاحبہ لائل پور
۱۸۹۸- مسماۃ زینب بی بی ״ فیروزپور
۱۸۹۹- مسماۃ حسین بی بی ״ سیالکوٹ
۱۹۰۰- ״ صاحب خاتون ״ ڈیرہ غازیخاں
۱۹۰۱- ״ چاند بیگم صاحبہ امرتسر
۱۹۰۲- ״ ہاجرہ بی بی صاحبہ فیروزپور
۱۹۰۳- ״ برکت بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۹۰۴- ״ خورشید بیگم صاحبہ لاہور
۱۹۰۵- ״ اقبال بیگم صاحبہ شاہ پور
۱۹۰۶- ״ منورہ صاحبہ ״
۱۹۰۷- ״ سکینہ بی بی صاحبہ فیروزپور
۱۹۰۸- ״ تاج بی بی صاحبہ جالندھر
۱۹۰۹- ״ الور صاحبہ شاہ پور
۱۹۱۰- ״ جنت بی بی صاحبہ فیروزپور
۱۹۱۱- ״ روشن بی بی صاحبہ امرتسر
۱۹۱۲- ״ امۃ الحی صاحبہ شاہ پور
۱۹۱۳- ״ سارہ بیگم صاحبہ سرگودھا
۱۹۱۴- ״ مختول بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۱۵- ״ مسعودہ بیگم صاحبہ سرگودھا
۱۹۱۶- ״ محمد بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
۱۹۱۷- ״ غلام فاطمہ صاحبہ جھنگ
۱۹۱۸- ״ سکینہ بی بی صاحبہ بنت سامن نابھہ
۱۹۱۹- ״ حکیمن صاحبہ نابھہ
۱۹۲۰- ״ شریفن صاحبہ پٹیالہ
۱۹۲۱- ״ زبیدہ صاحبہ شاہ پور
۱۹۲۲- ״ مریم صدیقہ ״ ہوشیارپور
۱۹۲۳- ״ روشن بی بی ״ امرتسر
۱۹۲۴- ״ جنت بی بی صاحبہ لاہور
۱۹۲۵- ״ قیصرہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۱۹۲۶- ״ اللہ بی صاحبہ ״
۱۹۲۷- ״ محمودہ خاتون صاحبہ دہلی

۱۹۲۸- مسماۃ سکینہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۱۹۲۹- مسماۃ فاطمہ بی بی صاحبہ ״
۱۹۳۰- مسماۃ زینت بی بی صاحبہ امرتسر
۱۹۳۱- مسماۃ محمد بی بی صاحبہ بنت کرم الدین ملتان
۱۹۳۲- مسماۃ بشیر بیگم صاحبہ گورداسپور
۱۹۳۳- مسماۃ رسول بی بی صاحبہ ״
۱۹۳۴- مسماۃ بختاور صاحبہ لاہور
۱۹۳۵- مسماۃ خدیجہ بی بی صاحبہ گورداسپور
۱۹۳۶- مسماۃ رشیدہ بیگم صاحبہ منٹگمری
۱۹۳۷- مسماۃ ایمنہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۱۹۳۸- مسماۃ فضل بی بی صاحبہ ״
۱۹۳۹- مسماۃ فاطمہ صاحبہ لائلپور
۱۹۴۰- مسماۃ فتح بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۱۹۴۱- مسماۃ جعفری بیگم صاحبہ پٹیالہ
۱۹۴۲- مسماۃ زبیدہ صاحبہ لاہور
۱۹۴۳- مسماۃ رسول بی بی صاحبہ گجرانوالہ
۱۹۴۴- مسماۃ فاطمہ صاحبہ بنت غلام محمد صاحب } گجرانوالہ
۱۹۴۵- مسماۃ ہاجرہ بی بی صاحبہ امرتسر
۱۹۴۶- مسماۃ سردار بیگم صاحبہ کیمبل پور
۱۹۴۷- مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ ״
۱۹۴۸- مسماۃ محمد بی بی صاحبہ لائل پور
۱۹۴۹- مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ سرگودھا
۱۹۵۰- مسماۃ سکینہ بیگم صاحبہ امرتسر
۱۹۵۱- مسماۃ حسین بی بی صاحبہ گجرات
۱۹۵۲- مسماۃ ست بھرائی ״ ״
۱۹۵۳- مسماۃ مریم بی بی صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۱۹۵۴- مسماۃ آمنہ بی بی صاحبہ لائلپور
۱۹۵۵- مسماۃ جنت بی بی صاحبہ ״
۱۹۵۶- مسماۃ میراں بی بی صاحبہ ڈیرہ غازیخاں
۱۹۵۷- مسماۃ بختاور بی بی صاحبہ ״

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

وی پی ۸ر فروری کو ڈاکخانہ میں دیدیئے جائینگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۰ر جنوری لغایت ۲۰ر فروری ۳۸ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں درج کرتے ہوئے التماس کی جاتی ہے کہ الفضل کے مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ آپ صاحبان قیمت بذریعہ ڈاک ۸ر فروری سے قبل بھیج دیں۔ یا اگر یہ ممکن نہ ہو۔ اور وی پی کی وصولی کا انتظام ہوتا بھی نظر نہ آئے۔ تو کم سے کم یہی احسان کریں۔ کہ وی پی روک دینے کی اطلاع بر وقت ہمیں پہنچا دیں۔ اور ان دونوں صورتوں کو اختیار نہ کرنے کے باوجود جو صاحب وی پی وصول نہ کرینگے وہ یقیناً الفضل کو نقصان پہنچا کر گناہ گار ہونگے۔ اور پھر ان کا پرچہ بھی بند کر دیا جائے گا۔ (مینیجر)

۱۲۵۱۲ سردار محمد صاحب	۱۲۸۳۹ غلام محمد اختر صاحب	۱۳۰۲۸ مولوی غلام رسول صاحب
۱۲۵۵۲ ڈاکٹر عمر الدین صاحب	۱۲۸۵۱ چوہدری محمد حسین صاحب	۱۳۰۴۰ چوہدری مقبول احمد صاحب
۱۲۵۸۱ ڈاکٹر کے اے خان صاحب	۱۲۸۶۴ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب	۱۳۰۴۴ ایم علی حسن صاحب
۱۲۵۸۵ شاد صاحب	۱۲۸۶۵ امام الدین صاحب	۱۳۰۴۵ مستری عبد العزیز صاحب
۱۲۶۶۵ محمود علی صاحب	۱۲۸۶۶ محمد رشید خان صاحب	۱۳۰۵۱ چوہدری عبد الغفور صاحب
۱۲۶۷۰ حاجی محمد صدیق صاحب	۱۲۸۷۲ حکیم فضل حق صاحب	۱۳۰۵۴ ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۲۶۷۵ سید احمد شاہ صاحب	۱۲۸۷۴ عبد الرؤف صاحب	۱۳۰۵۹ حافظ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۶۷۹ محمد یوسف خان صاحب	۱۲۸۸۷ شیخ مشتاق حسین صاحب	۱۳۰۶۰ قریشی احمد شفیع صاحب
۱۲۶۸۷ بابو محمد عبد اللہ صاحب	۱۲۸۹۴ ظفر حسن مولا بخش صاحب	۱۳۰۶۱ محمد رمضان صاحب
۱۲۶۸۸ محمد شفیع صاحب	۱۲۹۰۰ نواب عبد الرحمٰن خان صاحب	۱۳۰۶۲ محمد عزیز اللہ صاحب
۱۲۶۸۹ ایم کے گل صاحب	۱۲۹۰۲ فرحت حسین صاحب	۱۳۰۷۰ حکیم محمد ثناء اللہ صاحب
۱۲۶۹۲ ایم مظفر احمد صاحب	۱۲۹۱۳ ای احمد صاحب	۱۳۰۷۱ مرزا بشیر احمد صاحب
۱۲۷۱۱ خواجہ کرم الدین صاحب	۱۲۹۱۸ شہزادہ عبد القیوم صاحب	۱۳۰۷۹ مرزا صالح علی صاحب
۱۲۷۲۰ شیخ فتح محمد صاحب	۱۲۹۲۹ ملک ایم۔ کے	۱۳۰۸۳ فضل الدین صاحب
۱۲۷۲۷ ڈاکٹر شیخ غلام حیدر صاحب	عبد الرحمٰن صاحب	۱۳۰۹۲ غلام دستگیر صاحب
۱۲۷۳۸ صوفی عبد الرحیم صاحب	۱۲۹۳۶ کریم بخش صاحب	۱۳۰۹۳ قریشی محمد عبد اللہ صاحب
۱۲۷۴۰ محمد شریف صاحب	۱۲۹۷۰ محمد شریف صاحب	۱۳۰۹۸ مبارک احمد خان صاحب
۱۲۷۵۹ عبد الواحد صاحب	۱۲۹۸۸ بابو فقیر علی صاحب	۱۴۰۰۲ سید محبوب علی صاحب
۱۲۷۶۲ راجہ محمود احمد امجد صاحب	۱۲۹۸۹ مینیجر صاحب ویدک یونانی	۱۴۰۰۶ چوہدری رحمت علی صاحب
۱۲۷۷۵ حکیم مرہم عیسیٰ صاحب	۱۲۹۹۰ ایم کے عابد شریف صاحب	۱۴۰۱۱ میاں جان محمد صاحب
۱۲۷۸۵ ڈاکٹر محمد بشیر صاحب	۱۲۹۹۲ فقیر محمد صاحب	۱۴۰۱۳ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
۱۲۷۸۶ چوہدری اسد اللہ خان صاحب	۱۳۰۰۳ بشیر احمد صاحب	۱۴۰۱۵ سیٹھ علی محمد صاحب
۱۲۸۰۱ شیخ غلام محمد صاحب	۱۳۰۱۳ ایم نعیم الحق صاحب	۱۴۰۳۹ والدہ محمد طاہر صاحب
۱۲۸۰۲ شیخ عطاء اللہ صاحب	۱۳۰۲۵ ایم فیروز الدین صاحب	۱۴۰۵۲ سید محمد شاہ صاحب
۱۲۸۰۷ بابو شمس الدین صاحب	۱۳۰۳۰ ایس محمد صدیق صاحب	۱۴۰۶۱ سیکرٹری صاحب
۱۲۸۱۲ مسٹر محمد صادق صاحب	۱۳۰۳۳ بیگم صاحبہ ڈاکٹر	۱۴۰۶۳ ماسٹر اللہ داد خان صاحب
۱۲۸۲۷ سید محمد اشرف صاحب	شفیع احمد صاحب	۱۴۰۷۷ ایس عبد المجید صاحب
۱۲۸۴۴ شیخ عبد الرشید صاحب	۱۳۰۳۷ قاضی عبد الرحیم صاحب	۱۴۰۹۸ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب

۱۴۱۱۲ عبد المجید صاحب	۱۴۱۷۰ حافظ عبد السلام صاحب	۱۴۲۴۸ ملک عبد الحمید صاحب
۱۴۱۱۴ دفتر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام	۱۴۱۷۲ صوفی علی محمد صاحب	۱۴۲۵۴ شیخ رحمت اللہ صاحب
	۱۴۱۷۵ فضل الٰہی صاحب	۱۴۲۵۶ ایم ڈی احمد صاحب
۱۴۱۱۷ غلام احمد صاحب	۱۴۱۷۹ بابو محمود احمد ناصر صاحب	۱۴۲۶۲ ایم فتح محمد احمد صاحب
۱۴۱۱۹ غلام جیلانی صاحب	۱۴۱۹۳ چوہدری سراج الدین صاحب	۱۴۲۶۴ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۲۳ چوہدری عبد الغنی صاحب	۱۴۱۹۴ نصیر احمد عبد اللہ صاحب	۱۴۲۶۸ نور الضیاء صاحب
۱۴۱۳۳ حکیم محمد فرید الدین صاحب	۱۴۲۰۳ چوہدری بشیر احمد صاحب	۱۴۲۷۶ قاضی محمد نذیر صاحب
۱۴۱۵۳ غلام مرتضیٰ صاحب	۱۴۲۰۶ ایم عبد الرحیم صاحب	۱۴۲۷۸ رشید احمد صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب	۱۴۲۰۹ محمد ابراہیم صاحب	۱۴۲۸۱ چوہدری میاں خان صاحب
۱۴۱۵۵ ندا محمد صاحب	۱۴۲۱۳ شیخ محمد شفیع صاحب	۱۴۲۸۲ ملک عبد الستار صاحب
۱۴۱۵۶ شیخ دوست محمد صاحب	۱۴۲۲۵ بابو نظام الدین صاحب	۱۴۲۸۴ سید ہمایوں جاہ صاحب
۱۴۱۵۸ امجد علی صاحب	۱۴۲۲۶ محمد عبد اللہ صاحب	۱۴۲۸۸ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۴۱۵۹ مخدوم حسن صاحب	۱۴۲۲۸ ایم عبد الوحید صاحب	۱۴۲۸۹ صلاح الدین صاحب
۱۴۱۶۵ ناصر الدین صاحب	۱۴۲۲۹ حافظ محمد عبد اللہ صاحب	۱۴۳۰۷ سیٹھ فاضل الٰہ الدین صاحب
۱۴۱۶۶ محمد عبد الحق صاحب	۱۴۲۳۲ بابو احمد جان صاحب	۱۴۳۰۸ سیکرٹری جماعت احمدیہ

۱۴۳۱۵ [illegible] زمان صاحب ۱۴۳۱۸ چوہدری [illegible] صاحب

وصیتیں

نمبر ۵۴۷۵۔ منکہ امۃ الرشید بیگم بنت حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی قوم مغل عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد منقولہ بصورت چھ عدد چوڑیاں طلائی قیمتی ایک سو اسی روپے اور ایک عدد انگوٹھی طلائی قیمتی چھ روپے اور ایک بُندہ طلائی قیمتی سات روپے یعنی کل جائداد منقولہ ایک سو ترانوے روپے ہے۔ اور جائداد غیر منقولہ بصورت چھ گھماؤں زرعی اراضی واقع موضع راجپورہ تحصیل و ضلع گورداسپور قیمتی اندازاً دو سو یا سوا دو سو روپیہ ہے اور اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ البتہ مجھے حضرت والد صاحب محترم کی طرف سے ۔۔۔ ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ سو میں اپنی جائداد منقولہ کا ایک ثلث (۱/۳) اور جائداد غیر منقولہ کا ۱/۱۰ (دہم حصہ) کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا بھی ۱/۹ حصہ (نہم) صدر انجمن کو ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر جو بھی جائداد علاوہ جائداد مندرجہ بالا کے میری ملکیت ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی خواہ وہ جائداد منقولہ ہو یا غیر منقولہ۔ العبد:- امۃ الرشید بیگم بقلم خود

گواہ شد:- مرزا بشیر الدین محمود احمد　گواہ شد:- مرزا بشیر احمد

نمبر ۵۹۱۹۔ منکہ سارہ بیگم زوجہ راجہ محمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۲۶ء ساکن چیچکا بنگیال ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۱/۳۷ مطابق ۳ر رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

(۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ہوگی

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں

بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) یک صد روپیہ مہر۔ جو مجھے اپنے خاوند سے واجب الوصول ہے۔ (۲) (الف) چمپا کلی ایک عدد طلائی وزنی اندازاً سوا تولہ قیمتی اندازاً ۴۰/- روپیہ۔ (ب) انگوٹھی طلائی قیمتی ۸/- روپیہ۔

یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔

العبد: مسماۃ سارہ بیگم اہلیہ راجہ محمد خان صاحب حال ساکن محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ نشان انگوٹھا موصیہ۔ گواہ شد: راجہ محمد خان حال ساکن محمود آباد فارم ڈاک خانہ خاص۔ ضلع نواب شاہ سندھ۔ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان۔ دارالامان بقلم خود۔

نمبر ۴۹۲۰ منکہ غلام فاطمہ زوجہ چوہدری محمد اکرم خان صاحب قوم بند ھیچھ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جھور چک ۱۱۷ ڈاک خانہ سانگلاہل ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ مطابق ۳ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر جو مجھے اپنے خاوند سے واجب الوصول ہے۔ (۲) مبلغ ۱۰۶۰/- روپیہ نقد جو میرے خاوند کے ذمہ قرض ہے۔ (۳) بندے دو عدد طلائی وزنی اندازاً نصف تولہ قیمتی ۱۶/- روپیہ۔

یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی ہے۔ کہ سند رہے۔ فقط

العبد غلام فاطمہ اہلیہ چوہدری محمد اکرم خان صاحب حال محمود آباد فارم ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد: چوہدری محمد اکرم خان منیجر محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان بقلم خود۔

نمبر ۴۹۲۱ منکہ حسن دین (مولوی فاضل) ولد چوہدری فضل داد صاحب قوم جٹ گوندل پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن بھڈال ڈاک خانہ چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲ مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ بیس ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔
(۲) میری وفات کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد: (مولوی) حسن دین (مولوی فاضل) ساکن بھڈال ڈاک خانہ چونڈہ موم ضلع سیالکوٹ حال مدرس محمود آباد فارم ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔
گواہ شد: ڈاکٹر شیخ احمد الدین سیکرٹری تعلیم و تربیت پراونشل سندھ۔ حال ساکن محمود آباد فارم ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد: (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۲۹ر جنوری۔ تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اسلحہ بندی میں امریکہ بھی دوسرے ملکوں کے دوش بدوش رہنے کا تہیہ کر چکا ہے چنانچہ صدر جمہوریہ امریکہ روز ویلٹ نے کانگرس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں سفارش کی گئی ہے کہ ۳۰ سے زیادہ جنگی جہاز بنائے جائیں مسٹر ونسن ایک بل پیش کرنے والے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ بحری طاقت کو مضبوط کرنے کے لئے ۴۵ جنگی جہاز۔ کروزر آبدوز کشتیاں اور تباہ کن کشتیاں بنائی جائیں۔ ایک ہزار ہوائی جہاز تعمیر کئے جائیں

ایتھنز ۲۹ر جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل یونان میں جنرل میٹاکسس نے ڈکٹیٹرشپ قائم کر لی ہے اور ۱۵ لیڈروں کو نظر بند کر دیا ہے ایک پریس نوٹ شائع ہوا ہے۔ کہ یہ لوگ حکومت کے مخالف تھے اور انہوں نے میٹاکسس کی حکومت کو نقصان پہنچانے اور اسے قتل کرنے کی سازش کر رکھی تھی۔

دربھنگہ ۲۹ر جنوری۔ آج صبح یہاں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے جن سے ۱۹۳۴ء کے زلزلہ کی یاد تازہ ہو گئی۔ لوگوں میں سراسیمگی پیدا ہو گئی۔ اور ہزاروں اشخاص اپنے مکانات چھوڑ کر بھاگ گئے۔ بعض افراتفری میں بالاخانوں سے اترتے ہوئے مجروح ہو گئے۔ مظفرپور میں بھی زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔

واشنگٹن ۲۹ر جنوری۔ چین کے مفتوحہ علاقوں میں جاپانی سپاہی امریکن باشندوں سے جو ناروا سلوک کر رہے ہیں۔ اس کے خلاف حکومت امریکہ نے اپنے سفیر مقیم ٹوکیو کے ذریعہ پر زور احتجاج کیا ہے۔ اور ایک مکتوب کے ذریعہ حکومت جاپان سے مطالبہ کیا ہے کہ جو ہدایات پیشتر ازیں جاری کی جا چکی ہیں۔ ان پر سختی سے عمل کرنے کے احکام جاری کئے جائیں۔ تا ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔

جھانسی ۲۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ضلع جھانسی میں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ جس سے بے شمار مویشی مارے گئے اور ۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

لاہور ۲۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس دہلی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے اتحاد پارٹی کے نمائندے بھی روانہ ہو گئے ہیں

بنارس ۲۹ر جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ماہ سے یوپی کے وزیر تعلیم مسٹر پیارے لال شرما کی جگہ مسٹر سمپورنانند وزیر تعلیم مقرر ہونگے۔ کیونکہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ مسٹر پیارے لال اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

لاہور ۲۹ر جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے سرحد سے واپس ہوتے ہوئے عازم لکھنؤ ہونے سے پیشتر ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعہ جو بیان شائع کرایا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ گو کانگرس کا فرض ہے کہ سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے ایجی ٹیشن کرے لیکن اس بارے میں سول نافرمانی اور قانون شکنی کا اقدام ہرگز اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ اقدام کانگرس کی موجودہ پالیسی کے خلاف ہے ۲۴ر جنوری کو لاہور میں جو جلوس نکالا گیا۔ اور اس میں جو نازیبا حرکات کی گئیں۔ پنڈت جی نے اس بیان میں ان کی بھی مذمت کی ہے۔

لکھنؤ ۲۹ر جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم انسٹی ٹیوٹ میں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مشہور سوشلسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این۔ رائے نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کانگرس میں شامل ہو جائیں نیز کہا۔ کہ کانگرس میں بعض ایسے رجحانات موجود ہیں جنہیں مسلمان نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے وہ اس میں شامل نہیں ہوتے۔ لیکن اگر مسلمان کثیر تعداد میں کانگرس میں شامل ہو جائیں تو وہ کانگرس کے پروگرام اور پالیسی کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ مزید کہا۔ اگر کانگرس کا نظم و نسق میرے اختیار میں ہوتا۔ تو میں جنگ آزادی میں مسلمانوں کو شریک کرنے کے لئے انہیں ہر قسم کی ضمانت اور ہر قسم کے تحفظ کا یقین دلاتا۔ مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمان ہندو اکثریت سے کسی قسم کا تحفظ نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف حسن سلوک اور انصاف چاہتے ہیں

پیرس ۲۹ر جنوری۔ اطلاع مظہر ہے کہ ایک سرکاری دارالتجارب میں مادہ آتشگیر کے پھٹنے سے دو زبردست دھماکے ہوئے جن سے ۴ اشخاص ہلاک ہو گئے اور دھوئیں کے بادل پیدا ہو گئے۔ قریب کے مکانوں کی کھڑکیوں کے شیشے بھی ٹوٹ گئے

لاہور ۲۹ر جنوری۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے لاہور کی خالی نمائندہ نشست کے لئے مسز دیپنی چند کو ٹکٹ دیا ہے مسز لاڈو رانی زتشی بھی اس نشست کے لئے امیدوار ہیں۔ اور وہ پنجاب کانگرس کے فیصلہ کے خلاف آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے اپیل کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۹ر جنوری۔ مسجد شہید گنج کے فیصلہ کے سلسلہ میں مسلمانان لاہور کا ایک جلسہ ۲۷ر جنوری کو شاہی مسجد میں منعقد ہوا جس میں مولوی ظفر علی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل میں اس معاملہ کو پیش کیا جائیگا۔ کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ تجویز کی گئی۔ کہ مسلم لیگ۔ اتحاد ملت احرار اور اتحاد پارٹی کے مسلم ارکان کا ایک مشترکہ اجلاس بلایا جائے جو مسجد شہید گنج کی واگذاری کے مسئلہ پر غور کر کے پبلک کے سامنے اس بات کو پیش کرے کہ مسلمانوں کو مسجد کے لئے کون طریقہ اختیار کرنا چاہیئے ۲۸ر جنوری کو بھی ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مسٹر محمد علی جناح سے مسجد شہید گنج کے مسئلہ کے سلسلہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کی اپیل کی گئی۔

مدراس ۲۹ر جنوری۔ کل صبح مدراس لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس کے آغاز کے وقت مالابار کے ایک مسلمان ممبر نے قرآن شریف کی تلاوت کی۔ اس کے بعد سپیکر نے انگریزی زبان میں دعا کی وقفہ سوالات میں ایک ممبر نے دریافت کیا کہ آیا یہ ممکن نہیں۔ کہ گرمیوں میں حکومت کے دفاتر پہاڑ پر نہ جایا کریں۔ وزیر اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت ابھی اس بات کے حق میں ہے کہ آئندہ موسم گرما میں سرکاری دفاتر کو ۲ ماہ کے لئے پہاڑ پر جانے کی اجازت دی جائے

لاہور ۲۹ر جنوری۔ کل پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں اسمبلی کے مسودہ قواعد میں خان بہادر مشتاق احمد گورمانی نے ترمیم پیش کی۔ کہ جو ممبر انگریزی زبان سے واقفیت نہ رکھتا ہو۔ اسے ورنیکلر زبان میں تقریر کرنے کی اجازت ہوگی۔ اور اگر کوئی ممبر اس امر کا اعلان کرے کہ وہ کسی خاص موضوع پر انگریزی زبان میں اچھی طرح اظہار خیالات کرنے سے قاصر ہے۔ تو سپیکر اس کو صوبہ کی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت دیدیں دیوان چمن لال نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا۔ کہ اس بارے میں گورنمنٹ آف انڈیا کی دفعہ ۸۵ واضح ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ اسمبلی کی کارروائی انگریزی زبان میں ہو۔ اور صرف ان ممبران کو جو انگریزی زبان میں اپنا مافی الضمیر بیان نہ کر سکتے ہوں۔ صوبہ کی زبان میں تقریر کرنے کی اجازت ہو۔ دیوان چمن لال نے کہا۔ کہ یہ قاعدہ اگرچہ ممبروں کے حقوق پر حملہ کے مترادف ہے لیکن چونکہ ہم آئین کے پابند ہیں اس لئے قاعدہ کے خلاف نہیں جا سکتے۔ میر مقبول محمود اور مسٹر منوہر لال نے بھی دیوان چمن لال کی تائید کی۔ سپیکر نے کہا کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی اس دفعہ میں ترمیم ہونی چاہیئے۔ لیکن بحالات موجودہ اس کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی اس کے بعد ہاؤس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس میں وزیر اعظم سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو تحریک کریں کہ دفعہ ۸۵ میں ایسی ترمیم کر دی جائے جس سے ممبران کو جس زبان میں وہ چاہیں۔ بولنے کا حق ہو۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی